

59866 - استعمال کے لیے تیار کردہ زیور کی زکاة

سوال

1994 میں شادی کے موقع پر میرے سسر نے میری بیوی کو (560) گرام وزنی سونے کا زیور دیا، اور جب میری بیوی کے ہاں پیدائش ہوئی تو رشتہ داروں کی جانب سے کچھ سونے کے ٹکڑے بطور ہدیہ ملے، اور اسی طرح میں نے 1994 سے 2004 کی مدت کے دوران اپنی بیوی کے لیے کچھ زیور خریدا اب میری بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ ہمارے ذمہ دو سو چالیس گرام سونا بطور زکاة ادا کرنا ہو گا۔
میرا سوال یہ ہے کہ : کیا میں ان تینوں قسم کے سونے کی ادا کروں، تفصیل اور دلیل کے ساتھ واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

زیب و زینت اور پہننے کے لیے تیار کردہ زیور میں زکاة کے مسئلہ میں علماء کرام اختلاف رکھتے ہیں۔

احناف اس میں زکاة کو واجب قرار دیتے اور جمہور علماء کرام مالکیہ شافعیہ اور حنابلہ واجب قرار نہیں دیتے۔

احناف کا قول راجح ہے، اس کے کئی ایک دلائل ہیں:

1 - سونے اور چاندی میں زکاة کے وجوب کے دلائل کا عموم جن میں استعمال کے لیے زیور وغیرہ میں کوئی تفریق نہیں ہے۔

2 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی دو بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھ کر فرمانے لگے:

اے عائشہ یہ کیا ہے ؟ تو میں نے عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ اس لیے تیار کی ہیں تا کہ آپ کے لیے ان سے بناؤ سنگھار اور زینت اختیار کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا ان کی زکاة دیتی ہو؟

میں نے عرض کیا: نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تیرے لیے یہ آگ ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (155) .

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے۔

الفتحات : بڑی انگوٹھی، اور الورق چاندی کو کہتے ہیں۔

3 - عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی، اور اس کی بیٹی کے ہاتھوں میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" کیا اس کی زکاة دیتی ہو؟

تو وہ کہنے لگی: نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تجھے روز قیامت آگ کے کنگن پہنائے ؟

راوی کہتے ہیں کہ: تو اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتار دیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھینک کر کہنے لگی: یہ دونوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1563) سنن نسائی حدیث نمبر (2479) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

دوم:

جب آپ کے علم میں آیا کہ اس میں زکاة واجب ہے اس وقت سے لیکر آپ پر زکاة کی ادائیگی واجب ہے، لیکن وہ سال جن میں آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ زیور پر زکاة واجب ہے، ان برسوں کی زکاة نکالنا لازم نہیں ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایسی عورت کے متعلق دریافت کیا گیا جس کے پاس پہننے کے لیے زیور تھا اور اس کے پاس کئی برس تک رہا، پھر اسے علم ہوا کہ اس میں زکاة واجب ہے، تو کیا اسے گزشتہ سب برسوں کی زکاة

نکالنا لازم ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

" جب سے اسے علم ہوا کہ استعمال کے لیے بنایا جانے والے زیور میں زکاة واجب ہے، اسے اس وقت سے زکاة دینی لازم ہو گی، لیکن وہ برس جن میں اسے زیور پر زکاة کے وجوب کا علم نہیں اس کی آپ پر زکاة نہیں ہے، کیونکہ علم ہونے کے بعد احکام شریعت لازم ہوتے ہیں"

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (2 / 84) .

اور اس جیسے ہی ایک سوال کے جواب میں شیخ نے کہا:

" اسے چاہیے کہ وہ مستقبل میں ہر سال اس کی زکاة ادا کرے اگر وہ نصاب کو پہنچتا ہو.... لیکن وہ برس جو اس میں زکاة کے وجوب کا علم ہونے سے قبل گزر چکے ہیں اس میں جہالت اور شبہ کی بنا پر کچھ نہیں ہے، کیونکہ بعض اہل علم پہننے والے زیور میں زکاة کے وجوب کے قائل نہیں ہیں لیکن راجح یہی ہے کہ جب نصاب تک پہنچے اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس میں زکاة واجب ہے، کیونکہ اس کی کتاب و سنت میں دلیل ملتی ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (2 / 85)

سوم:

استعمال کے لیے تیار کردہ زیورات جب سونے اور چاندی کے ہوں تو اس میں زکاة واجب ہے، لہذا اس بنا پر اگر تو آپ کے خریدے ہوئے زیورات سونے اور چاندی کے نہیں تو اس میں زکاة نہیں ہے۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (40210) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

چہارم:

زکاة زیورات کے مالک کے ذمہ ہے نہ کہ خاوند کے ذمہ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" زیورات کی زکاة اس کی مالکہ پر ہے، اور اگر اس کا خاوند یا کوئی اور اس کی اجازت سے زکاة ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور سونے سے ہی زکاة نکالنی واجب نہیں، بلکہ ہر برس سال مکمل ہونے پر مارکیٹ میں سونے اور چاندی کی قیمت کے مطابق اس کی قیمت سے بھی زکاة نکالی جا سکتی ہے"

دیکھیں: فتاوی اسلامیة (2 / 85) .

لیکن اگر آپ دونوں کو دیے گئے ہدیہ جات اور تحفے میں سے آپ نے اپنا حصہ اپنی بیوی کو نہیں دیا تو پھر اگر وہ حصہ نصاب جو کہ پچاسی گرام سونا ہے تک پہنچتا ہو تو آپ پر اس کی زکاة نکالنا واجب ہے .

زکاة کی مقدار اڑھائی فیصد (2.5 %) ہے ، لہذا سو گرام میں سے اڑھائی گرام زکاة نکالی جائے گی .

واللہ اعلم .